REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم سہ شنبہ

۱۸ ربیع الاول ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۲ تبوک ۱۳۳۸ھش ۲۲ ستمبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۲۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق اطلاعات

کل دن بھر کچھ اعصابی ضعف کی شکایت رہی۔ اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ

(۱) ربوہ ۲۰ ستمبر ۱۹۵۹ء بوقت سوا نو بجے صبح

کل بعد دوپہر حضور کو ضعف کی شکایت رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت عام طور پر بہتر ہے۔

(۲) ربوہ ۲۱ ستمبر بوقت نو بجے صبح

کل دن بھر حضور کو کچھ اعصابی ضعف کی شکایت رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے التزام کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت نو بجے صبح۔ ربوہ ۲۱ ستمبر ۱۹۵۹ء

سکم کی سرحد پر چینی فوجوں کا زبردست اجتماع

چینی فوج سکم پر عین شمال سے حملہ آور ہوگی

گنگ ٹاک (ریاست سکم) ۲۱ ستمبر۔ باخبر ذرائع کا کہنا ہے۔ کہ تبت اور سکم کی درمیانی سرحد کے ساتھ ساتھ چین نے زبردست فوج جمع کی ہے۔ اس فوج نے ہندوستان کے سرحدی سپاہیوں سے رابطہ قائم کر رکھا ہے۔ ابھی تک دونوں میں کوئی مسلح تصادم نہیں ہوا ہے۔ برخلاف اس کے یہاں چینیوں نے ہندوستانیوں سے دوستانہ میل جول بڑھانے کی کوشش کی ہے۔ اور وہ ان سے فوجوں کی تعداد اور چوکیوں کے بارے میں آزادانہ پوچھ گچھ کرتے رہے ہیں۔ یاد رہے سکم اور بھارت کے درمیان طے شدہ معاہدہ کی رو سے سکم کے دفاع کی ذمہ داری بھارت پر ہے۔ اور وہ سرحدوں کی حفاظت کے لئے فوج مہیا کرتا ہے۔ ادھر یہ خبریں بھی گشت کر رہی ہیں۔ کہ چینی فوجیں سکم کے شمالی علاقے میں گھس آئی تھیں۔ جنہیں سکم کی سرحدی فوج نے پیچھے دھکیل دیا۔ سرکاری افسر ان خبروں پر کسی قسم کا تبصرہ کرنے سے احتراز کر رہے ہیں۔ تاہم بھارتی فوج دارجلنگ سے پہنچ چکی ہے۔ اور وہ سکم اور تبت کی درمیانی سرحد کے تمام علاقے کی کڑی نگرانی کر رہی ہے۔

مبصرین کا کہنا ہے کہ اگر چینی کمیونسٹوں نے سکم پر حملہ کیا۔ تو وہ عین شمال کی جانب سے حملہ آور ہوں گے۔ ایک اطلاع کے مطابق اس وقت چیانگ ہوا ہوا کے زیر کمان جو چینی فوج تبت میں مقیم ہے۔ اس کی تعداد آٹھ لاکھ کے قریب ہے۔

— نئی دہلی ۲۱ ستمبر۔ بھارت نے بھوٹان کی سڑکوں کی تعمیر کے لئے ۱۵ کروڑ روپیہ منظور کیا ہے

درخواستِ دعا

ربوہ ۲۱ ستمبر۔ مکرم فضل حسین صاحب مہاجر کافی دنوں سے اعصابی تکلیف میں مبتلا ہیں گھبراہٹ اور بے چینی بہت ہے۔ اس کے علاوہ کئی روز سے شدید بخار بھی ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم ملک صاحب کو اپنے فضل سے جلد صحت یاب فرمائے آمین

گندم سے کنٹرول نہ اٹھانے کا مشورہ

لائل پور ۲۱ ستمبر۔ محکمہ خوراک کے ضلعی حکام نے صوبائی حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ گندم سے کنٹرول اٹھا لینے کے نتائج خوشگوار نہیں ہوں گے انہوں نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ کاشتکاروں کو زیادہ زمین زیر کاشت لانے کی ترغیب دینے کے لئے گندم کی قیمت میں اضافہ سود مند ثابت ہوگا۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ کاشتکاروں کو گندم کے لئے زیادہ اراضی زیر کاشت لانے کی ترغیب دینے کے لئے بہتر ہوگا کہ گندم کی موجودہ سرکاری قیمت میں اضافہ کیا جائے اور فی من گیہوں کی قیمت ۱۴ روپے کر دی جائے۔

چین کی طرف سے امریکہ کو انتباہ

ہانگ کانگ ۲۱ ستمبر۔ چین کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ امریکی جنگی جہاز پانچ گھنٹے تک چین کے علاقائی سمندر میں رہا۔ اور اس طرح اس نے چینی سمندر کی حدود سے تجاوز کیا۔ نیو چائنہ نیوز ایجنسی کی اطلاع کے مطابق وزارت خارجہ نے اس سلسلہ میں امریکہ کو انتباہ بھی کیا ہے۔

ضبط شدہ پمفلٹوں کا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں

مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کا بیان

کراچی (بذریعہ ڈاک) شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے ۱۴ ستمبر ۱۹۵۹ء کو کراچی میں ایک اخباری بیان جاری کیا ہے۔ جس میں آپ نے کہا ہے۔ کہ جو پمفلٹ حکومت مغربی پاکستان نے ضبط کئے ہیں۔ اور جن کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ وہ لاہور کے احمدیہ مرکز سے شائع کئے گئے ہیں۔ ان کا جماعت احمدیہ سے جس کا مرکز ربوہ ہے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور نہ ان کا تعلق لاہوری جماعت سے ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ ڈان کی رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے۔ اگر ان پمفلٹوں کا مصنف شیخ غلام محمد ہے تو یہ محض ایک ایسے شخص کا کام ہے۔ جس کو جماعت کے دونوں فریقوں کے ساتھ مدت سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۵۹ء

افضل ترین جہاد

" امر بالمعروف و نہی عن المنکر " کے زیر عنوان ہفت روزہ " ایشیا " لاہور میں مترجم آباد شاہ پوری " کاتب اسلامی کبیر" کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا آغاز ان الفاظ میں کیا گیا ہے:۔

" ہم جہاد اور اس کے عالی مراتب کے متعلق اکثر گفتگو کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد کے ذکر سے بھی ہماری زبان تر رہتی ہے ہم یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ جہاد ایک محکم فریضہ ہے۔ جو قیامت تک ادا کیا جاتا رہے گا۔ اسی طرح ہم امت مسلمہ کی وحدت کا ذکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سارے مسلمان امت واحدہ ہیں۔ اگرچہ وہ کرۂ ارض کے دور دراز دیار و امصار میں رہتے ہیں۔ اُن کے درمیان پہاڑ اور سمندر حائل ہوں۔ ملکوں اور حکومتوں نے انہیں تقسیم کر رکھا ہو اور وہ اپنے دشمنوں کے چنگل میں گرفتار ہوں۔ اُن کے دین نے ان سب کو جماعتی وحدت میں منسلک کر دیا ہے۔

آج کی صحبت میں ہم جہاد اور وحدت کے معانی کی تحقیق کریں گے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جہاد ہی کا نام ہے۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر ان لوگوں کے لئے تبلیغ ہے جو اسلامی شریعت سے ناآشنا ہیں۔ اور جو اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ ان کے لئے یہ اُس کی سچائیوں کو مضبوطی سے اپنانے کی دعوت ہے اور یہ تبلیغ جہاد ہی کی ایک شکل ہے بلکہ یہ جہاد کا قلب، اس کی اساس اور اس کا ستون ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی بعض صورتوں میں جہاد کی سی، بلکہ اس سے بڑھ کر مشقت، و صعوبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اس کے مراتب جہاد کے مراتب سے کہیں بلند و رفیع ہوتے ہیں۔ اور یہ اُن لوگوں کے لئے تو دعوت ہے، جنہوں نے اسلام کا قول نہیں سُنا۔ لیکن جن لوگوں نے قولِ حق کو سُن لیا۔ مگر اس پر عمل پیرا نہیں ہوئے اور جو سخت گرفت رکھنے والی قوت اور درندوں کی سی قساوت کے مالک ہیں۔ ان کے سامنے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل الجہاد سے تعبیر کیا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:۔

افضل الجہاد کلمۃ الحق عند سلطان جابر

افضل ترین جہاد حق فراموش اور ظالم بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق بلند کرنا ہے۔

چنانچہ امر بالمعروف اسی بناء پر جہاد ہے بلکہ ایک ایسا جہاد جو ہادی امین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق افضل ترین ہے۔

علمائے حق تو ہر زمانہ میں "جہاد" کی حقیقت کو اچھی طرح سمجھتے آئے ہیں۔ لیکن بعض حالات کی وجہ سے لفظ "جہاد" کا اطلاق تلوار کے جہاد تک محدود کر دیا گیا حالانکہ تلوار کا جہاد بذات خود بعض شرائط اور حالات کا مقتضی ہے۔ جب تک وہ شرائط اور حالات موجود نہ ہوں ایسا جہاد نہیں ہو سکتا۔

ہم یہاں ان شرائط اور حالات کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتے۔ کیونکہ علمائے اسلام ان سے بخوبی واقف ہیں ہم جو یہاں کہنا چاہتے وہ صرف یہ ہے کہ عوام کو جہاد کا تصور دلانے کی جو کوشش پچھلی چند صدیوں میں کی گئی ہے۔ وہ یہی ہے کہ جہاد تلوار کا جہاد ہی ہوتا ہے۔ اور اگر کسی نے اس بات کی وضاحت کرنی چاہی ہے کہ اصل جہاد کیا ہے۔ تو اس کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے عوام کو بھڑکانے کی کوشش کی جاتی رہی ہے۔ اس ضمن میں فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کا ایک اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

" ہم اس مباحثے کے مالۂ و ما علیہ پر اپنی رائے ظاہر نہیں کر سکتے۔ لیکن یہ بتا دینا ضروری ہے کہ مختصر انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کے مقالے سے اور بعض دوسری پیش شدہ تحریرات سے جن میں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اور مولانا شبیر احمد عثمانی کی کتابیں بھی شامل ہیں۔ عقیدہ جہاد کے متعلق جو کچھ معلوم ہوا۔ اس کا نتیجہ یہی نکلے گا۔ کہ اسلام اسلحہ اور فتوحات کے زور سے پھیلا ہے۔ اب جارحیت اور نسل کشی انسانیت کے خلاف جرائم قرار پا چکے ہیں اور انہی جرائم کی بناء پر نیورمبرگ اور ٹوکیو کی مختلف بین الاقوامی عدالتوں نے جرمنی اور جاپان کے ارباب جنگ کو موت کی سزائیں دی ہیں۔ ایک طرف جارحیت اور نسل کشی کے جرائم ہیں اور دوسری طرف یہ عقیدہ ہے۔ کہ اسلام بزور شمشیر اور بزور فتوحات پھیلا ہے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ان دونوں میں فرق کیا ہے۔ نسل کُشی کے متعلق عنقریب ایک بین الاقوامی میثاق مرتب ہونے والا ہے۔ لیکن اگر جہاد کا وہ نظریہ درست ہے۔ جو ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ تو پاکستان اس میثاق میں ہرگز حصہ نہیں لے سکتا۔

قرآن کی سورتوں کی مندرجہ ذیل آیات میں وہ بلند ترین اور پاکیزہ اصول پیش کیا گیا ہے۔ جس کا دھندلا سا تصور اب کہیں جا کر بین الاقوامی قانون دانوں کو نظر آنے لگا ہے۔ لیکن ہم برابر یہی تلقین کر رہے ہیں کہ جارحیت اسلام کی سب سے بڑی خصوصیت ہے

سورہ ۲- آیات ۱۹۰- و ۱۹۳

(۱۹۰) وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۔

اور تم لڑو اللہ کی راہ میں ان لوگوں کے ساتھ جو تمہارے ساتھ لڑنے لگیں اور حد سے نہ نکلو۔ واقعی اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۱۹۳) وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ ۖ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ ۔

اور ان کے ساتھ اس حد تک لڑو۔ کہ فساد باقی نہ رہے۔ اور دین اللہ ہی کا ہو جائے۔ اور اگر وہ لوگ باز آجائیں۔ تو سختی کسی پر نہیں ہو سکتی۔ سوائے بے انصافی کرنے والوں کے۔

سورۃ ۲۲- آیات ۳۹- ۴۰

(۳۹) أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ۔

ان لوگوں کو لڑنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ جن سے لڑائی کی گئی۔ کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے۔ اور یقیناً اللہ ان کو غالب کرنے دینے کی پوری قدرت رکھتا ہے۔

(۴۰) الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ۗ وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۔

جو اپنے گھروں سے بلا وجہ نکالے گئے محض اتنی بات پر کہ وہ کہتے تھے۔ کہ ہمارا رب اللہ ہے اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کا ایک کا دوسرے سے زور نہ گھٹاتا رہتا۔ تو صومعے۔ خلوت خانے۔ عبادت خانے اور وہ مسجدیں جن میں اللہ کا نام بکثرت لیا جاتا ہے سب منہدم ہو گئے ہوتے۔ بیشک اللہ اس کی مدد کرے گا۔ جو اس کی مدد کرے گا بلاشبہ اللہ تعالیٰ قوت والا اور غلبے والا ہے۔"

اس اقتباس سے ہم صرف یہ دکھانا چاہتے کہ گذشتہ کچھ صدیوں سے مسلمان عوام ہی کی نہیں بلکہ خواص کی بھی علمائے حق کو چھوڑ کر یہ ذہنیت بن گئی ہوئی ہے یا بنا دی گئی ہوئی ہے کہ تلوار کے زور سے اسلام پھیلانا جائز ہے بلکہ یہی جہاد ہے۔ اس لئے یہ باغنیمت ہے کہ مسلمان علمائے حق کا ایک ایسا طبقہ ہر وقت موجود رہا ہے۔ جس نے "جہاد" کی حقیقت پیش کی ہے اور یہ امر پُر مسرت ہے کہ آج ایسے علمائے حق کے اثر سے بعض وہ لوگ بھی جو جبر و اکراہ کے حامی ہیں۔ صحیح سوچنے لگے ہیں۔

اس فاضلانہ مضمون میں جس کا شروع میں ہم نے ہفت روزہ ایشیا سے حوالہ دیا ہے۔ یہ بتایا گیا ہے کہ غیر مسلموں کو دعوت اسلام اور مسلمانوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا نہ صرف جہاد ہے۔ بلکہ آنحضرت صلعم کے ارشاد کے مطابق افضل ترین جہاد ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر کو نہایت وضاحت سے بتایا ہے کہ اس زمانہ میں جہاد بالسیف کی شرائط موجود نہیں۔ لیکن افضل ترین جہاد کے لئے نہایت زریں موقعہ ہے۔ اور ہمیں بجائے غیر ممکن الحصول مقاصد میں تضیع اوقات کرنے کے موجودہ زمانے کے پیدا کردہ ذرائع و وسائل سے فائدہ اٹھا کر تمام دنیا میں اسلام پھیلانے کا جہاد کرنا چاہیئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے جماعت احمدیہ کا قیام اسی غرض کے لئے فرمایا اور اس کے فضل و کرم سے جماعت تمام دنیا میں اسلامی مشن قائم کرنے میں کامیاب ہو رہی ہے۔ اور تبلیغ و اشاعت کا فریضہ ادا کر رہی ہے۔ کئی ایک مغربی اور دیگر زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کر چکی ہے۔ اور کئی ممالک میں سینکڑوں مساجد تعمیر کر رہی ہے۔ اگرچہ جو کچھ ہونا چاہیئے۔ اس کے لحاظ سے ہمارا کام آٹے میں نمک کے برابر

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

محبت وعقیدت کے اظہار کا صحیح طریق

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

(۱)

سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی یوم پیدائش کی تقریب منائی گئی ہے۔ یہ ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ ہر مسلمان کو الرسول الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ اور والہانہ محبت ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ عملی طور پر اس محبت اور عقیدت کو کیسے ظاہر کیا جانا چاہیئے۔

جب اسلامی مؤذن اذان دیتا ہے۔ تو وہ شہادتیں میں ایک شہادت

اشھد ان محمد رسول اللہ

کی بھی ادا کرتا ہے۔ اس شہادت کا مطلب یہ ہے کہ میں یہ اقرار کرتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول خدا ہیں۔ اذان میں یہ شہادت صرف اور صرف اس لئے رکھی گئی ہے۔ تاکہ ہر مسلمان حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام عظیم معلوم کرسکے۔ حضور کے اس مقام کو پہچانتے ہوئے ہر مسلمان حضور کے اخلاق فاضلہ اسوۂ حسنہ کو اپنائے۔ حضور کے عظیم الشان کارنامے جو آپ نے انسانیت کی بہبود کے لئے سرانجام دیئے ہیں۔ ان کو ذہن میں مستحضر کرکے اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں ان کو جامہ پہنائے۔ تاکہ اسلامی معاشرت اپنوں اور اغیار کے لئے مجسم رحمت و برکت ہوسکے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے ہزار ہزار درود اور سلام اس پر۔ یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہوسکتا۔ اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا وہ توحید جو دنیا سے گم ہوچکی تھی وہی ایک پہلوان ہے۔ جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ محبت کی۔ اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا۔ اس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی۔ اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں"

(حقیقۃ الوحی ص۱۱۵)

(۲)

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ کا اساسی مقصد کیا تھا۔ اس اہم سوال کا جواب خداتعالے نے یوں دیا ہے۔

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تیرے مبارک وجود کو دنیا کے تمام ممالک کے باشندوں کے لئے سراسر رحمت بنایا ہے۔ حضور کے زرّیں ارشادات۔ حضور کا اٹھنا بیٹھنا۔ سفر و حضر گویا کہ حضور کے ہر فعل میں ہمیں نمایاں چیز جو نظر آتی ہے۔ تو وہ رحمت ہی ہے۔ حضور کی احادیث مختصر اور مفصل ہمارے سامنے ہیں۔ جس حدیث نبوی کو دیکھو گویا وہ ایک خوشبودار اور خوبصورت پھول ہے۔ جس کی بھینی بھینی خوشبو اور منظر ہماری معاشرت اور ماحول کو خوشگوار بنا سکتے ہیں حضور کے ارشادات گویا ہماری بیماریوں کا تریاق ہیں۔ انسان کامل صرف الرسول العربی تھے۔ اسی لئے ارشاد خداوندی ہے۔

ما اٰتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا

رسول خدا کے ارشادات اور اسوہ حسنہ پر عمل کرو۔ اور جس چیز سے خدا نے روکا ہے اس سے فوراً رک جاؤ۔

ایک دفعہ ایک عیسائی لبنانی وزیر تعلیم مسٹر لحود نے بیروت کی سٹیج پر مولد النبی پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"الرسول العربی ھو فقیر ولکنہ غوث لکل فقیر الرسول العربی ھو یتیم ولکنہ اب لکل یتیم الرسول العربی ھو امی ولکنہ معلم الفلاسفۃ"

یعنی رسول عربی خود فقیر ہیں۔ لیکن وہ مجسم ہر فقیر کی مدد ہیں۔ رسول خدا خود تو یتیم ہیں لیکن آپ کا ذاتی اسوہ یہ ہے کہ آپ ہر یتیم کے لئے بمنزلہ باپ کے ہیں۔ سرورِ کائنات امّی ہیں۔ لیکن بڑے بڑے فلاسفر آپ کی شاگردی پر فخر کرتے ہیں۔ ایک عیسائی کی زبان سے ہزارہا اشخاص نے یہ کلمات سنے۔ دراصل ان کلمات میں بھی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔ اور سامعین سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ کیا تم ایسے ہو جو محمدؐ کے فرزند کہلاتے ہو۔ تم میں سے کتنے افراد ہیں جو قوم کے فقرا یتامٰے بیوگان کے حقوق کی نگرانی کرتے ہیں؟ تم میں سے کتنے ہیں جو پسماندہ اشخاص کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے قوم و ملک کے معیارِ زندگی کو بلند کرنے میں کوشاں ہیں:۔

رسولِ خدا نے مکارم اخلاق کی اشاعت اور بنیاد رکھنے میں جن مشکلات اور ہولناک مصائب کو برداشت کیا ہے۔ اور ان کی ورق گردانی سے انسان پر ایک ارتعاشی کیفیت طاری ہوجاتی ہے۔ مشرکین۔ کفار اور اردگرد کی حکومتوں نے آپ کے خلاف منصوبے اور سازشیں کیں۔ مگر خداتعالے کی پیشگوئی کے مطابق آپ محفوظ رہے۔ اور دشمن آپ کا بال بھی بیکا نہ کرسکے۔ اور آپ نے ایک مردہ قوم کو نہ صرف زندہ کیا۔ بلکہ اس قوم کے فرزندان نے اکناف عالم میں جاکر آپ کے اسوۂ مبارکہ کی اشاعت کی۔ آپ کے اس عظیم الشان کارنامہ کا ذکر حضرت بانیٔ احمدیت یوں فرماتے ہیں ؎

احییت اموات القرون بجلوۃ
ماذا یماثلک بھذا الشأن

کہ اے محمد العربی (صلے اللہ علیہ وسلم) تو نے صدیوں کے مردوں کو زندہ کردیا۔ اس امر میں تیرا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔

اگر آج بھی حضور کی ذات کو اسوہ بنایا جائے۔ تو عالم اسلامی کے علاقائی اور نسلی اختلافات و تعصبات ختم ہوسکتے ہیں۔ آپس میں محبت و الفت پیدا ہوسکتی ہے۔ اور یہ امر مسلمانانِ عالم کے لئے ترقی کا باعث ہوگا۔ اسلامی اخوت سے جملہ مشکلات ختم ہوسکتی ہیں۔ مشہور یورپین مفکر جارج برنارڈ شا لکھتا ہے:۔

He must be called the saviour of humanity. I believe that if a man like him were to assume the dictatorship of the modern world he would succeed in solving its problems in a way that would bring it the much needed peace & happiness (Geting married by - G. B. S.)

"یعنی محمدؐ کو انسانوں کا نجات دہندہ کہنا چاہیئے۔ میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ اگر اس جیسے شخص کو اس زمانہ میں متمدن دنیا کی ڈکٹیٹرشپ سونپی جائے۔ وہ اس کی بہت سی مشکلات کے حل کرنے میں ایسے طریق پر کامیاب ہوجائے گا جس سے مطلوبہ امن اور سلامتی حاصل ہوجائے۔"

پس میلاد النبی کی تقریب منانے کا صحیح طریق یہی ہے کہ جس روح کو قائم کرنے کے لئے الرسول العربی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے۔ اس روح کو اپنے اندر قائم کیا جائے۔ خداتعالے کی رضا اور خوشنودی کو حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ جب تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے اخلاق اور فضائل کو عملی جامہ نہ پہنایا جائے۔

خداوند تعالے نے سرورِ کائنات کے متعلق فرمایا

انک لعلی خلق عظیم۔

اے محمدؐ تو اخلاق کا عظیم الشان اور مثالی نمونہ ہے۔

الغرض یہ تقریب ہر مسلمان سے اپیل کرتی ہے۔ کہ رسول خدا سے زبانی محبت کوئی چیز نہیں۔ حضور کے اسوۂ حسنہ کو اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں عملی جامہ پہنانا حضور کی محبت کا حقیقی ثبوت ہوسکتا ہے۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے:

اسلامی اخلاق

(از مکرم محمد اسمٰعیل صاحب قریشی ۔ راولپنڈی)

پچھلے دنوں الفضل میں ماہنامہ ثقافت لاہور کے حوالہ سے ایک مضمون "غیر مسلموں کے اسلامی اخلاق" کے زیر عنوان شائع ہوا۔ اسے پڑھ کر مجھے ایک واقعہ یاد آگیا جو ذیل میں درج ہے۔

پاکستان کے بہت ابتدائی زمانہ کا ذکر ہے۔ ہمیں ہجرت کر کے یہاں آئے ہوئے چند ہی دن ہوئے تھے۔ میں نے ایک دکاندار سے کچھ پھل خریدا اور خریدنے کے بعد جیب ٹٹولنے پر معلوم ہوا کہ بٹوا پاس نہیں ہے ابھی میں اپنی جیبیں ٹٹول ہی رہا تھا اور دکاندار سے بٹوا گھر بھول آنے کی بنا پر معذرت کرنے والا ہی تھا کہ اس نے میری پیشانی سے اندازہ لگا کر نہایت خندہ پیشانی سے کہا "صاحب یہ پھل لے جائیے اور قیمت جب کبھی فرصت میں اس طرف آئیں ادا کر دیں" اس زمانہ میں مقامی اور مہاجر سبھی ایک دوسرے سے اجنبی تھے اور اس دکاندار سے میری یہ پہلی ملاقات تھی۔ اس لئے اس کا یہ سلوک کچھ حیرانگی کا باعث ہوا۔ بہرحال میں وہ پھل لے آیا اور جلد ہی قیمت ادا کرنے کے لئے پھر اس کے پاس گیا۔

اس وقت اس سے ازراہ تعارف اِدھر اُدھر کی باتیں ہوئیں۔ جن سے معلوم ہوا کہ بعض قرائن سے اس نے اندازہ لگایا تھا کہ میں احمدی ہوں گا۔ اسی لئے اس نے بغیر پیسے لئے پھل میرے حوالے کر دیا۔ اس نے بتایا کہ وہ ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر اپنے ایک دوست کے ساتھ قادیان بھی گیا تھا وہاں اس کے ساتھ ایک واقعہ پیش آیا جس کو وہ میرے سامنے دوہرانے کا بڑا مشتاق نظر آتا تھا۔ وہ واقعہ اس نے یوں بیان کیا:۔

"ایک دفعہ میں آپ کے جلسہ پر قادیان گیا وہاں ایک عجیب نظارہ دیکھا۔ ایک دن شام کا کھانا کھا کر بازار میں اس جگہ پہنچا جہاں کتابوں کی کئی دکانیں تھیں۔ میرے اس دوست نے جس کے ساتھ میں قادیان گیا تھا مجھے کہا کہ اگر تم نے احمدیوں کے اخلاق اور دیانت کو آزمانا ہے تو اپنے رومال میں کچھ نقدی باندھ کر یہاں پھینک دو۔ میرے پاس سُرخ رومال تھا اس میں دو روپے اور کچھ آنے باندھ کر میں نے وہاں چوک میں گرا دیئے۔ اس رات کو ہم دیر تک اِدھر اُدھر گھومتے رہے۔ کوئی دس بجے کے قریب میرے دوست نے کہا کہ چلو اب تمہارے گرے ہوئے روپے واپس دلا دیں کہ وہ اب تک ضرور واپس پہنچ گئے ہوں گے مجھے وہ ایک دفتر میں لے گیا وہاں جا کر ہم نے ایک سکول کے لڑکے کو جو ڈیوٹی پر وہاں بیٹھا تھا۔ بتایا کہ اس طرح سُرخ رومال میں لپٹے ہوئے کچھ روپے گر گئے ہیں۔ اس لڑکے نے ایک آدھ سوال پوچھا اور میز کی دراز سے ہمارا رومال نکالا اور مع نقدی کے ہمیں واپس دے دیا۔

اس وقت تو مجھے بہت ہی تعجب ہوا کہ کس طرح میرا یہ رومال مع نقدی کے محفوظ گمشدہ اشیاء کے دفتر میں پہنچ گیا ہے لیکن بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ جو چھوٹی سے چھوٹی اور قیمتی سے قیمتی چیز کسی کو ملتی ہے وہ احمدی اس دفتر میں پہنچا دیتے ہیں۔ ایک بڑے سے سیاہ بورڈ پر ان اشیاء کی فہرست لکھ دی جاتی ہے۔ تا مالک کسی وقت بھی وہاں پہنچ کر حاصل کر لیتا ہے"

ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس دکاندار پر اس واقعہ کا نہایت گہرا اثر تھا۔ اس کے بعد بھی میرے ایک دوست کو یہ واقعہ اس نے خود سنایا۔

بہرحال اسلامی اخلاق کا یہ نمونہ ہے جو جماعت احمدیہ نے قائم کیا۔ خدا کرے کہ ہماری جماعت ہمیشہ اس نمونہ پر قائم رہے۔ بلکہ باقی مسلمان بھی اس نمونہ کو اختیار کر کے قومی عزت و وقار کو قائم کرنے کا موجب بنیں۔

درخواستہائے دعا

(۱) میرا لڑکا رحمت الٰہی بعارضہ بخار اور پیچش عرصہ سات ماہ سے مسلسل بیمار چلا آرہا ہے۔ کافی علاج کے بعد بھی افاقہ نہیں ہوا۔ صحابہ کرام و درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ سے بچے کی شفایابی اور درازی عمر کے لئے عاجزانہ درخواست ہے (محمد ابراہیم شعیب دھوبی گھاٹ گلی نمبر ۱ لائلپور)

(۲) میرے بھائی عزیز عبدالغفور کا D.D.S.M. کا امتحان عنقریب ہونے والا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے آمین (گلزار احمد از چنیوٹ)

(۳) میری ہمشیرہ اقبال بیگم چند دن سے بخار پیٹ درد سے بیمار ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا کرے۔ آمین

محمد رفیق ملک ۲۳ گرینڈ فونڈ لائلپور

قافلہ قادیان کے متعلق ایک ضروری اعلان

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ)

جو دوست قافلہ قادیان میں شریک ہونا چاہتے ہیں اور ان کے پاس پاسپورٹ نہیں ہے ان کو چاہیئے کہ وہ ابھی سے کوشش کر کے اپنے اپنے پاسپورٹ برائے انڈیا جلد حاصل کریں کیونکہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ پاسپورٹ اپنے ضلع کے صدر دفتر سے تیار ہو کر ملتے ہیں اور مقررہ فارم پر درخواست دینی پڑتی ہے۔ اور جن دوستوں کے پاسپورٹ ختم ہو چکے ہیں یا ستمبر ۱۹۵۹ء میں یا دسمبر سے پہلے ختم ہو رہے ہیں وہ ابھی ان کی توسیع کروالیں۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ آخر پر وہ پاسپورٹ کے حصول میں تاخیر پیدا ہو جانے کی وجہ سے قادیان کی زیارت سے محروم رہ جائیں۔ اس لئے ابھی سے اس بارہ میں کوشش کر کے پاسپورٹ حاصل کریں۔ یہ کام بڑی توجہ کے ساتھ پیچھا کرنے پر ہو سکے گا۔

بعد منظوری پاسپورٹ میرے دفتر کو اپنے پاسپورٹ کے نمبر و تاریخ سے جلد تر مطلع فرمائیں۔ تا کہ گورنمنٹ کی منظوری سے قبل قافلہ کی فہرست کا جماعتی انتخاب بھی عمل میں لایا جا سکے۔ پھر اس کے بعد احباب کو ویزا بھی حاصل کرنا ہوگا جو کہ کراچی سے ملتا ہے۔ جس کے لئے مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب قائد خدام الاحمدیہ احمدیہ ہال میگزین لین کراچی کو جماعت کا نمائندہ مقرر کیا گیا ہے۔ قادیان کے جلسہ سالانہ کی تاریخیں امسال ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ دسمبر ہیں۔ تجویز یہ ہے کہ قافلہ ۱۴ کی صبح کو لاہور سے روانہ ہو اور ۱۹ کی شام کو لاہور واپس آئے۔ فقط والسلام۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ناظر حفاظت مرکز ربوہ

ایک افسوسناک حادثہ

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ مکرم برکت علی صاحب امروہی کارکن نظارت اصلاح و ارشاد کے چھوٹے بھائی عزیز بشیر علی کراچی میں مورخہ ۱۴/۹/۵۹ کو دوپہر بارہ بجے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ایک ٹیکسٹائل مل میں ملازم تھے اور وہیں کام کے دوران میں حادثہ پیش آیا۔ مرحوم کی عمر ۲۰ سال کے لگ بھگ تھی۔ مخلص محنتی اور سلسلہ اور خدام الاحمدیہ کے کاموں میں شوق اور جواں ہمتی سے حصہ لینے والے تھے۔

۱۵/۹/۵۹ کو ۵½ بجے جماعت احمدیہ کراچی کے افراد نے زیر قیادت مکرم مولوی عبدالواحد صاحب مبرٹھی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نماز جنازہ ادا کی اور وہیں امانتاً تدفین ہوئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز مرحوم کو اپنی مغفرت کی چادر اوڑھائے اور دار رحمت میں جگہ دے۔ نیز ان کے والد مکرم جمیل احمد صاحب امروہی کو جو اس وقت قادیان میں بطور درویش مقیم ہیں۔ نیز ان کی غمزدہ والدہ اور بھائی اور دوسرے اعزاء کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان سب کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(شیخ عبدالرحمٰن نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ)

فوری ضرورت

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

فضل عمر ہسپتال میں مندرجہ ذیل اسامیوں کے لئے کارکنان کی فوری ضرورت ہے:۔

۱۔ لیڈی ڈاکٹر جو میڈیکل گریجوایٹ ہوں اور زچگی و زنانہ امراض کے مریضوں کا اچھا تجربہ رکھتی ہوں (۲) زنانہ وارڈ کے لئے تربیت یافتہ نرس جو باقاعدہ سند یافتہ ہو اور مریضوں کی نرسنگ کا اچھا تجربہ رکھتی ہوں (۳) ریڈیو گرافر جو ایکسرے مشین چلانے کا اچھا تجربہ رکھتا ہو۔ ہسپتال کی ایکسرے مشین اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہنچ گئی ہے اور انشاء اللہ العزیز چند دنوں تک فٹ ہونے والی ہے۔ لہذا اس اسامی کے لئے فوری ضرورت ہے۔

درخواست دہندگان جملہ کوائف مثلاً عمر۔ تعلیم۔ اپنے فن کی سند اور تجربہ وغیرہ درخواست کے ساتھ بھجوائیں اور مقامی امیر جماعت یا پریذیڈنٹ کی تصدیق بھی ساتھ شامل کریں۔ نیز یہ بھی تحریر کریں کہ کم از کم کتنی تنخواہ پر وہ یہاں آنے کے لئے تیار ہوں گے۔ درخواستیں خاکسار کے نام آنی چاہئیں۔ والسلام

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر

اُخروی زندگی اور اُس کی ضرورت

★ ——— از مکرم فضل الرحمٰن صاحب نعیم ——— ★

اسلام دینِ فطرت ہے اس لئے اس نے جہاں بھی کوئی حکم دیا ہے۔ صرف اس امر کے مالۂ وما علیہ پر بھی مکمل بحث کی ہے۔

سورہ نجم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے وہ اللہ کے قبضہ میں ہے۔ اس دعوے کی دلیل میں کہا

وان الیٰ ربك المنتھی
وانه ھو اضحك وابکیٰ
وانه ھو امات واحیا
وانه خلق الزوجین الذکر
والانثیٰ من نطفةٍ اذا
تمنیٰ وان علیه النشاة
الاخریٰ (تفسیر صغیر صفحہ ۱۱۲۳)

کہ گذشتہ اور موجودہ تمام قوموں کا آخری فیصلہ تیرے رب کے ہاتھ میں ہے اور یہ کہ وہی ہنساتا اور وہی رلاتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہی زندہ کرتا ہے اور اسی نے نطفہ سے جبکہ وہ ماں کے پیٹ میں گرایا جاتا ہے۔ تمام حیوانات کو نر اور مادہ کی صورت میں پیدا کیا ہے اور یہ کہ دوبارہ پیدا کرنا بھی اسی کے ذمہ ہے —— لہذا ثابت ہوا کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اللہ کے قبضہ میں ہے۔ سورۂ بقرہ ع میں اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

یا یھا الناس اعبدو ربکم

کہ اے لوگو اپنے رب کی عبادت کرو اس فرمان کے بعد اپنے دعوے کو ثابت کیا ہے کہ واقعی لوگوں کو اپنے رب کی عبادت کرنی چاہیئے پھر فرمایا:۔

کیف تکفرون باللہ وکنتم
امواتاً فاحیاکم ثم یمیتکم
ثم یحییکم ثم الیه ترجعون

اے لوگو تم کس طرح اللہ کی باتوں کا انکار کرتے ہو۔ حالانکہ تم بے جان تھے۔ پھر اس نے تمہیں جاندار بنایا۔ پھر ایک دن آئے گا کہ وہ تمہیں مارے گا۔ پھر تمہیں زندہ کرے گا۔ جس کے بعد پھر تمہیں اسی کی طرف لوٹایا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے دعوے کے ثبوت میں جو دلائل دئے ہیں ان میں سے آخری دلیل کہ ثم الیه ترجعون میں اخروی زندگی کے قیام و ثبات کے متعلق اعلان موجود ہے۔ اب طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اُخروی زندگی کا نسلِ انسانی کو کیا فائدہ حاصل ہوگا۔ اس کا قیام کیوں ناگزیر ہے۔

اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے سورۂ یونس میں یوں دیا ہے:۔

الیه مرجعکم جمیعاً ط وعد
اللہ حقاً ط انه یبدؤا الخلق ثم
یعیده لیجزی الذین اٰمنوا
وعملوا الصّٰلحٰت بالقسط ط
والذین کفروا لھم شرابٌ
من حمیم وعذاب الیمٌ بما
کانوا یکفرون ۞

اسی کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے یہ اللہ کا وعدہ ہے جو پورا ہو کر رہنے والا ہے وہ یقیناً پورا ہو کر رہنے والا ہے وہ مخلوق کو پیدا کرتا ہے پھر اسے لوٹاتا ہے تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے انہیں اجر میں کامل حصہ دے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے لئے کھولتا ہوا پانی پینے کے لئے ہوگا اور ایک دردناک عذاب ہوگا۔ کیونکہ وہ کفر کرتے چلے جاتے تھے۔ (تفسیر صغیر صفحہ ۲۳۱)

اُخروی زندگی کے قیام اور اُس کی ضرورت کے متعلق آگاہ فرما کر اس کی اہمیت یوں بیان فرمائی۔

وما ھذہ الحیوٰة الدنیا الّا لھوٌ
ولعب وان الدار الاخرة لھی
الحیوان لو کانوا یعلمون ۞

قرآن کریم کا استدلال شاندار اور عظیم الشان ہے۔ اس نے دنیوی زندگی کی بے ثباتی کو ظاہر کیا اور اخروی زندگی کو اتنی اہمیت کا حامل بتایا کہ دنیوی عیش و آرام ہیچ ہو کر رہ گئے۔ چنانچہ فرمایا:۔

اور یہ ورلی زندگی صرف ایک غفلت اور کھیل کا سامان ہے۔ اور اُخروی زندگی کا گھر ہی درحقیقت اصلی زندگی کہلا سکتا ہے۔ کاش کہ وہ لوگ جانتے۔

پھر فرمایا:۔

یٰقوم انما ھٰذہ الحیوٰة الدنیا
متاع وان الاٰخرة ھی دار القرار

اے میری قوم یہ ورلی زندگی صرف ایک چند روزہ فائدہ ہے اخروی زندگی ہی یقیناً ایک پائیدار ٹھکانا ہے اور اُخروی زندگی کو ملجا و ماویٰ قرار دیتے ہوئے یہ بتانے کے بعد کہ یہ زندگی تو دراصل اس زندگی کو پانے کا ایک زینہ ہے۔ اس بات پر زور دیا کہ

ومن اراد الاٰخرة وسعیٰ لھا
سعیھا وھو مومن فاولٰئك
کان سعیھم مشکوراً۔ (بنی اسرائیل)

جس نے ایمان کی حالت میں آخرت کی خواہش کی اور اس کے لئے اُس کے مطابق کوشش بھی کی (یاد رکھو) ایسے ہی لوگ ہیں۔ جن کی کوشش کی قدر کی جائے گی۔

اور محض قدر ہی نہیں کی جائے گی۔ بلکہ فرمایا وللاٰخرة اکبر درجٰت واکبر تفضیلاً کہ آخرت کی زندگی تو یقیناً بڑے درجات والی اور زیادہ فضیلت والی ہے

اُخروی زندگی میں مومنوں کو انعامات دیئے جائیں گے اور وہ اپنے محبوب حقیقی کی زیارت کیا کریں گے (والیٰ ربھا ناظرة) اور کافروں کو عذاب و سزا دی جائے گی۔ انہی دو حالتوں کا نام جنّت اور جہنم ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں تحریر فرماتے ہیں

" قرآن شریف کے رُو سے دوزخ اور بہشت دونوں اصل میں انسان کی زندگی کے اظلال اور آثار ہیں کوئی ایسی نئی جسمانی چیز نہیں ہے کہ جو دوسری جگہ سے آوے۔ یہ سچ ہے کہ وہ دونوں جسمانی طور سے متمثل ہوں گے۔ مگر وہ اصل روحانی حالتوں کے اظلال و آثار ہوں گے۔ ہم لوگ ایسی بہشت کے قائل نہیں کہ صرف جسمانی طور پر ایک زمین پر درخت لگائے گئے ہوں اور نہ ایسی دوزخ کے ہم قائل ہیں جس میں درحقیقت گندھک کے پتھر ہیں بلکہ اسلامی عقیدہ کے موافق بہشت دوزخ انہی اعمال کے انعکاسات ہیں جو دُنیا میں انسان کرتا ہے "۔ (صفحہ ۹۵)

روح کے مختلف مراحل کے سلسلے میں حضور فرماتے ہیں:۔

"عالم معاد میں ترقیات غیر متناہی ہونگی اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والذین اٰمنوا معه نورھم یسعیٰ بین ایدیھم وبایمانھم یقولون ربنا اتمم لنا نورنا واغفرلنا انك علیٰ کل شیئٍ قدیر

یعنی جو لوگ دنیا میں ایمان کا نُور رکھتے ہیں ان کا نور قیامت کو ان کے آگے اور ان کے دہنی طرف دوڑتا ہوگا۔ وہ ہمیشہ یہی کہتے رہیں گے کہ اے خدا ہمارے نور کو کمال تک پہنچا اور اپنی مغفرت کے اندر ہمیں لے تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اس آیت میں جو یہ فرمایا کہ وہ ہمیشہ یہی کہتے رہیں گے۔ کہ ہمارے نور کو کمال تک پہنچا یہ ترقیات غیر متناہیہ کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی ایک کمال نورانیت کا انہیں حاصل ہوگا پھر دوسرا کمال نظر آئے گا۔ اس کو دیکھ کر پہلے کمال کو ناقص پائیں گے۔ پس کمالِ ثانی کے حصول کے لئے التجا کریں گے۔ اور جب وہ حاصل ہوگا تو ایک مرتبہ کمال کا ان پر ظاہر ہوگا۔ پھر ان کو دیکھ کر پہلے کمالات کو ہیچ سمجھیں گے اور اس کی خواہش کریں گے۔ یہی ترقیات کی خواہش ہے جو اتمم کے لفظ سے سمجھی جاتی ہے"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۰۹)

اُخروی زندگی کا اصل مقصد یہی ہے کہ انسان اپنی حیوانیت کو چھوڑ کر با اخلاق انسان اور با اخلاق انسان سے باخدا انسان بن جائے اور وہ روز بروز ترقی پر ترقی پا کر اللہ تعالیٰ کا وہ قرب حاصل کرے کہ اسے یقین ہو جائے کہ واقعی اللہ تعالیٰ کو میں دیکھ رہا ہوں۔ محسوس کر رہا ہوں اور اپنے اندر اسے پا رہا ہوں۔ مومن اس دن خوش ہوں گے کہ ہم نے دُنیا میں جو نیک اعمال کئے۔ ان کی بدولت ہم نے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو پورا ہوتے دیکھ لیا اور اپنی قربانی کا نتیجہ پا لیا۔ ورلی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی خاطر جو دکھ اٹھائے جو مصیبتیں برداشت کیں جو ظلم ستم جھیلے وہ محنت و کوشش رائگاں نہیں گئی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان قربانیوں کو شرف قبولیت بخشا ہے اور آج ہم اپنے خالق حقیقی کو پا چکے ہیں والیٰ ربھا ناظرة کا عظیم الشان وعدہ پورا ہو چکا ہے جیسا کہ سیدنا و امامنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

" یعنی وہ بہشت جو پرہیزگاروں کو دی جائے گی اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے ایک باغ ہے۔ اُس میں اس پانی کی نہریں ہیں جو کبھی متعفن نہیں ہوتا۔ اور نیز اس میں اس دودھ کی نہریں ہیں جس کا کبھی مزہ نہیں بدلتا اور نیز اس میں اس شراب کی نہریں ہیں جو سراسر سرور بخش ہے۔ جس کے ساتھ خمار نہیں اور نیز اس میں اس شہد کی نہریں ہیں جو نہایت صاف ہے۔ جس کے ساتھ کوئی کثافت نہیں۔

اس جگہ صاف طور پر فرمایا کہ اس بہشت کو مثالی طور پر یوں سمجھ لو کہ ان تمام چیزوں کی نا پیدا کنار نہریں ہیں۔ وہ زندگی کا پانی جو عارف دنیا میں روحانی طور پر پیتا ہے۔ اس میں ظاہری طور پر موجود ہے اور وہ روحانی دودھ جس سے وہ شیر خوار بچہ کی طرح روحانی طور پر دُنیا میں پرورش پاتا ہے۔ بہشت میں ظاہر ظاہر دکھائی دے گا۔ اور وہ خدا کی محبت کی شراب جس سے وہ دُنیا میں روحانی طور پر ہمیشہ مست رہتا تھا۔ اب بہشت میں ظاہر ظاہر اس کی نہریں نظر آئیں گی (باقی صفحہ ۶ پر)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اٹھارواں سالانہ اجتماع

بمقام ربوہ ۔ بتاریخ ۲۳ ۔ ۲۴ ۔ ۲۵ ، اکتوبر ۱۹۵۹ء

خادم وہ ہے جو اپنے آقا کے قریب رہے ۔ خدام کے لئے اپنے آقا کے قرب کا ایک ذریعہ سالانہ اجتماع میں شمولیت بھی ہے آئیے اور اپنے خادم ہونے کا ثبوت دیجئے !

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ

اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کی تعداد سے مطلع کریں !

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مندرجہ ذیل کاغذات انہیں بھجوا دیئے گئے ہیں ۔

۱ ۔ سالانہ اجتماع کے متعلق تیاری کے لئے ضروری تفصیلات ۔

۲ ۔ فارم انتخاب قائد خدام الاحمدیہ ۔

۳ ۔ فرائض و اختیارات قائدین اضلاع و علاقائی ۔

۴ ۔ پروگرام سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۔

۵ ۔ ایجنڈا شوریٰ خدام الاحمدیہ ۔

۶ ۔ فارم برائے حصول اجازت نامہ داخلہ سالانہ اجتماع ۔

قائدین مجالس ان کو پڑھ کر ان کے مطابق ضروری کارروائی کریں اور مرکز میں اطلاع دیں ۔ چونکہ دفتر مرکزیہ کو ابھی یہ معلومات حاصل نہیں کہ کس کس مجلس کی طرف سے کتنے کتنے خدام اجتماع میں شامل ہو رہے ہیں ۔ اس لئے جس قدر مزید فارم برائے حصول اجازت نامہ داخلہ سالانہ اجتماع درکار ہوں دفتر سے منگوا لیں ۔ اجتماع میں داخل ہونے والے ہر خادم کے لئے فارم پُر کرنا اور اسے اجتماع سے قبل مرکز میں بھجوانا ضروری ہے ۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) ماسٹر مسعود احمد صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ابن ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب چند دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں اور اس وقت فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں ۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درد مندانہ درخواست ہے ۔

(۲) میرا سب سے چھوٹا لڑکا عزیز منیر احمد رشید چند دنوں طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے بہت کمزور ہو گیا ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے ۔ اور میرے کان کو بھی اب زیادہ تکلیف ہے ۔ میرے لئے بھی دعا فرمائیں ۔ (حکیم مسعود احمد رشید ۔ ملتان)

(۳) عرض ہے کہ میرا محکمانہ امتحان شروع ہو رہا ہے ۔ احباب جماعت سے کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے (فیض احمد لاہور)

(۴) میری چچی صاحبہ اہلیہ چوہدری خورشید احمد صاحب آجکل بہت بیمار ہیں ۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے ۔ آمین

(رفیق احمد جمیل قائد مجلس خدام الاحمدیہ منٹگمری)

(۵) میرے بھائی جان ستمبر میں ایم ۔ اے ۔ بی ۔ اے کا امتحان دے رہے ہیں ۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے ۔ آمین

(ناصرہ حق ۔ جھنگ صدر)

(۶) میں نو ماہ سے ایک مقدمہ میں مبتلا ہوں ۔ احباب باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں ۔ (محمد رفیق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوٹلی نیناں ضلع سیالکوٹ)

(۷) میری والدہ کا اپریشن نشتر ہسپتال ملتان میں ہو رہا ہے ۔ احباب کرام اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں ۔

(بشیر لطیف احمد نکی)

قائدین مجالس متوجہ ہوں !

انتخاب کی رپورٹیں ۲۰ ، اکتوبر سے پہلے بھجوائی جائیں

الفضل اور خالد میں اعلانات کے علاوہ مجالس کو بذریعہ خطوط بھی اطلاع دی جا چکی ہے ۔ قائدین کے انتخابات یکم تا ۱۴ ، اکتوبر کے درمیان مکمل ہو جانے ضروری ہیں ۔ انتخاب کی رپورٹ بھجوانے کے لئے فارم مرکز کی طرف سے جملہ مجالس کو بھجوا دیئے گئے ہیں جن مجالس کو یہ فارم نہ ملا ہو ۔ وہ دفتر سے منگوا لیں ۔ ایسا انتظام کیا جائے کہ مقررہ تاریخوں کے اندر اندر انتخاب ہو کر مرکز میں مقررہ فارم پر رپورٹ آ جائے تا مرکز جلد تر منظوری کی اطلاع بھجوا سکے ۔

بعض مجالس یہ خیال کر سکتی ہیں کہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر آتے ہوئے انتخاب کی رپورٹ ساتھ لے آئیں گے یہ نہ کیا جائے ۔ بلکہ انتخاب کی رپورٹ فوری طور پر اور زیادہ سے زیادہ ۲۰ ، اکتوبر تک مرکز میں بھجوا دینی ضروری ہے ۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

شکریہ احباب !

ہمارے والد راجہ دلاور خان صاحب ساکن چک نمبر ۲۰ (ڈیوی) فارم سابق موضع نورنگ ضلع گجرات جو کہ مخلص اور متقی انسان تھے اور سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے ۔ ۱۴ ستمبر کو ایک شب اپنے مولائے حقیقی کے پاس پہنچ گئے تھے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

بہت سے احباب اور بزرگان نے تعزیتی خطوط لکھے ہیں ۔ جن کا فرداً فرداً جواب دینا ہمارے لئے ناممکن ہے لہٰذا بذریعہ اخبار الفضل سب احباب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے ۔ آمین ۔ (۱) راجہ محمد یوسف خان چک نمبر ۲۰ ڈیوی فارم ضلع گجرات (۲) سلطانہ عزیز گول بازار ربوہ ضلع جھنگ

نمایاں کامیابی

یہ خبر دوستوں کے لئے خوشی اور مسرت کا باعث ہوگی کہ مکرم میجر ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب کے بڑے لڑکے بشیر احمد صاحب بھٹی نے اس سال امریکہ کی شکاگو یونیورسٹی سے ایم اے کا امتحان پولیٹیکل سائنس اور سائیکالوجی میں امتیاز کے ساتھ پاس کر لیا ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ کامیابی عزیز کے لئے اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب ہو ۔ آمین

شوریٰ انصار اللہ کے لئے نمائندگان کا انتخاب

زعماء ۔ زعماء اعلیٰ انصار اللہ سے گذارش ہے کہ شوریٰ انصار اللہ کے لئے حسب قواعد نمائندگان کا انتخاب کروا کے مرکز کو ان کے اسماء گرامی سے جلد مطلع فرمائیں ۔ بیس یا اس سے کم اراکین ایک نمائندہ بھجوا سکتے ہیں ۔ زعماء اعلیٰ بحیثیت عہدہ شوریٰ کے نمائندے ہوں گے ۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ملک و قوم کی عزت !

آج ساری احمدی دنیا میں پاکستان کا نام بڑی عزت اور احترام سے لیا جاتا ہے ۔ جس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ اس ملک میں بسنے والے احمدی اپنی تعداد اور قربانیوں کے لحاظ سے ساری دنیا کے احمدیوں پر بھاری ہیں

پس اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے ملک و قوم اور جماعت کا موجودہ وقار نہ صرف قائم رہے بلکہ بڑھتا چلا جائے تو آپ کو تن من دھن سے وقف جدید کی امداد کرنی چاہیئے ۔ کیونکہ وقف جدید ہی پاکستان بھر میں جماعت کی ترقی اور تعلیم و اصلاح کا ذریعہ ہے ۔

پس آؤ اور وقف جدید کو کامیاب بناؤ ۔

---

(۸) ہم آجکل مصائب و مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں ۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ مولا کریم ہماری مشکلات دور فرمائے ۔ آمین

(مرزا عطاء اللہ حال چنیوٹ)

برطانوی انتخابات

کل ۸ ستمبر کو برطانیہ میں سرکاری طور پر انتخابی مہم کا آغاز ہو گیا ہے۔ اس سے قبل ملکہ الزبتھ موجودہ برطانوی پارلیمنٹ کو توڑنے کا اعلان کر چکی ہیں۔ انتخابات ۸ اکتوبر کو منعقد ہوں گے اور ۹ اور ۱۰ اکتوبر کی درمیانی شب کو نتائج کا اعلان کر دیا جائے گا۔

برطانیہ کے عام انتخابات میں جو معمول سے قریباً آٹھ ماہ پہلے منعقد ہو رہے ہیں ۳ کروڑ ۵۰ لاکھ افراد اپنا حق رائے دہی استعمال کریں گے۔ اس وقت دارالعوام میں قدامت پسند پارٹی کے ۳۴۴، لیبر پارٹی کے ۲۸۰، لبرل چھ اور آئرلینڈ کے دو نمائندے ہیں۔ قدامت پسند پارٹی پچھلے آٹھ برس سے برسر اقتدار ہے۔ ۱۹۵۵ء میں سر ونسٹن چرچل کی جگہ سر انتھونی ایڈن نے وزارت عظمیٰ سنبھالی اور انہی ۱۹۵۵ء کے انتخابات میں قدامت پسند پارٹی کی اکثریت ۱۷ ووٹوں سے بڑھ کر ۵۸ ہو گئی۔ ۱۱ ستمبر کو قدامت پسند پارٹی نے اپنا انتخابی منشور شائع کیا ہے جس میں وعدہ کیا گیا ہے کہ اگر قدامت پسند پارٹی دوبارہ برسر اقتدار آئی تو وہ تخفیف اسلحہ کے لئے کوشش کرے گی اور ایٹمی ہتھیاروں پر کلی پابندی عائد کرے گی۔ مقصد یہ ہے کہ جارحانہ جنگ کا امکان ختم ہو جائے۔ برطانیہ میں انتخابات کے قبل از وقت انعقاد کے جواز میں وزیر اعظم مسٹر میکملن نے کہا ہے کہ وہ مشرق و مغرب کے درمیان گفت و شنید کے نئے دور میں برطانوی عوام کو یہ موقع دینا چاہتے ہیں کہ وہ ایسے نمائندے چن سکیں جن پر انہیں بھروسہ ہو۔ اور وہ نئے عالمی مسائل کے سلسلہ میں پورے یقین سے اقدام کر سکیں۔ ادھر لیبر پارٹی کے رہنما مسٹر گیٹسکل نے کہا ہے کہ سربراہوں کی کانفرنس میں برطانیہ کی نمائندگی کا حق صرف لیبر پارٹی ہی ادا کر سکتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ برطانیہ کے نئے انتخابات بعض شخصیتوں کی اہمیت اور مقبولیت کی کسوٹی ہوں گے۔ مسٹر میکملن گزشتہ تین برس میں برطانیہ کے کامیاب وزیر اعظم ثابت ہوئے ہیں۔ پھر اپنی پارٹی کا انہیں پورا اعتماد حاصل ہے ادھر لیبر پارٹی کی صفوں میں انتشار ہے اور بعض بین الاقوامی مسائل پر پارٹی کے لیڈر متفق الرائے نہیں۔ بہر طور انتخابات کے نتائج کے بارے میں کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا۔

۱۹۵۱ء کے عام انتخابات میں اگرچہ زیادہ نشستیں قدامت پسند پارٹی کو ملی تھیں۔ مگر زیادہ ووٹ لیبر پارٹی نے حاصل کئے۔ چنانچہ لیبر لیڈر ہمیشہ یہ طعنہ دیا کرتے تھے کہ زیادہ ووٹ تو ہمیں ملے ہیں لیکن زیادہ نشستیں ہمارے مخالف لے گئے۔ مگر ۱۹۵۵ء کے انتخابات میں اس طعنے کی بھی گنجائش نہ رہی ان انتخابات میں قدامت پسندوں نے نشستیں بھی زیادہ حاصل کیں اور ووٹ بھی! ۱۹۵۰ء میں لیبر پارٹی نے ایک کروڑ ۳۲ لاکھ رائے دہندوں کی تائید حاصل کی اور ایک کروڑ ۲۵ لاکھ رائے دہندوں نے قدامت پسندوں کا ساتھ دیا۔ ۱۹۵۱ء کے عام انتخابات میں لیبر پارٹی نے ایک کروڑ ۳۹ لاکھ ووٹ اور قدامت پسندوں نے ایک کروڑ ۳۱ لاکھ ووٹ حاصل کئے۔ مگر قدامت پسندوں کو اٹھارہ نشستوں کی اکثریت حاصل ہو گئی۔ ۱۹۵۵ء کے انتخابات میں لیبر پارٹی کو ایک کروڑ ۲۴ لاکھ اور قدامت پسندوں کو ایک کروڑ ۳۴ لاکھ ووٹ ملے یعنی قدامت پسندوں نے ۹ لاکھ ووٹ زیادہ حاصل کئے۔ لبرل ان انتخابات سے مطمئن تھے۔ مگر حقیقت میں جہاں تک رائے دہندوں کی تائید کا تعلق ہے۔ ان کی حالت نہیں سنبھلی تھی ۱۹۵۰ء میں ۲۶ لاکھ رائے دہندوں نے ان کا ساتھ دیا تھا۔ ۱۹۵۱ء میں وہ صرف سات لاکھ ۳۰ ہزار رائے دہندوں کا اعتماد حاصل کر سکے۔ ۱۹۵۰ء میں انگلستان کے ۸۴ فیصدی ووٹروں نے اپنا حق رائے دہی استعمال کیا تھا۔ ۱۹۵۱ء کے انتخابات کے بعد پارلیمنٹ میں خواتین کی تعداد ۱۷ تھی۔ لیکن ۱۹۵۵ء کے انتخابات کے بعد یہ تعداد ۲۴ ہو گئی ہے یعنی انہوں نے مجموعی طور پر مردوں سے سات مزید نشستیں چھین لیں۔ برطانوی دارالعوام کا سپیکر عموماً بلامقابلہ منتخب ہوتا ہے ۱۹۵۵ء کے عام انتخابات میں لیبر پارٹی اور لبرل پارٹی نے سپیکر کے خلاف اپنا کوئی نمائندہ کھڑا نہیں کیا تھا۔ بلکہ ایک آزاد سوشلسٹ نے ان کا مقابلہ کیا، لیکن ناکام رہا۔ ان انتخابات میں وزیر اعظم مسٹر میکملن کے خاندان کو سب سے زیادہ نمائندگی ملی۔ ان کے علاوہ ان کا بیٹا مسٹر مارلیس میکملن، ان کا داماد مسٹر جولین ایمری اور ان کے صاحبزادے کا برادر نسبتی مسٹر جیمز سٹوارٹ بھی کامیاب رہے۔

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

بھی نہیں کہا جا سکتا تاہم آج ہم نے تمام مشنری مذاہب خاص کر عیسائیت کو یہ محسوس کرا دیا ہے کہ اسلام ایک زندہ دین ہے اور پھیلنے والا دین ہے جو اپنی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے دلوں میں گھر کرتا ہے نہ کہ وہ تلوار کا مرہون ہے جیسا کہ اسلام کے بعض دشمنوں نے پراپیگنڈہ کر رکھا ہے۔ جماعت احمدیہ نے اپنی بے بضاعتی کے باوجود دنیا پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ اسلام کو اپنے پھیلاؤ یا حفاظت کے لئے قطعاً کسی جبر کے استعمال کی ضرورت نہیں بلکہ اسلام کی تعلیم جبر و اکراہ کے سخت خلاف ہے۔

درخواست دعا

محترم ڈپٹی محمد نصر اللہ خاں صاحب ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز (ریٹائرڈ) کی صاحبزادی فرحت جہاں چند دنوں سے بیمار ہیں احباب کرام و درویشان قادیان درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ ان کو جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین

(ملک بشیر الدین خاں کوٹ لادھا کشن)

اچھا مکھن تیار کرنے کا طریقہ

لاہور میں مویشی بانی کے کالج میں پچھلے دنوں ایک سہ روزہ نصاب میں لوگوں کو بتایا گیا کہ دودھ اور مکھن کی تجارت کو کس طرح فروغ دیا جا سکتا ہے۔ اور اچھا مکھن تیار کرنے کے کیا طریقے ہیں۔

جبکہ حکومت پاکستان ملک کے شہری باشندوں کے لئے زیادہ مکھن فراہم کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ مغربی پاکستان کی ڈیری کی مصنوعات کو ترقی دینے والے ادارہ نے مکھن کو پہلے سے بہتر بنانے کی ذمہ داری اپنے سر لے لی ہے۔

اس ادارے نے اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے جو تازہ ترین قدم اٹھایا ہے وہ ایک سہ روزہ نصاب تھا۔ جو پچھلے دنوں لاہور میں مویشی بانی کے کالج میں منعقد ہوا تھا۔ یہ نصاب اس احساس کی بنا پر منعقد کیا گیا تھا کہ بہت کم لوگ حتیٰ کہ اس صنعت میں کام کرنے والے لوگ بھی شامل ہیں۔ اس بات سے واقف ہیں کہ مکھن کی جانچ پڑتال کس طرح کی جاتی ہے۔

عوام کے لئے بہتر قسم کا مکھن فراہم کرنے کی کوششوں کی اہمیت کا جائزہ لینے کے لئے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ خصوصاً شہروں میں آبادی کا ایک خاصا بڑا حصہ روزانہ مکھن استعمال کرتا ہے۔ صرف لاہور میں دو ہزار پاؤنڈ مکھن روزانہ استعمال کیا جاتا ہے اندازہ ہے کہ ملک میں دودھ کی مجموعی فراہمی کی تقریباً پانچ فیصدی مقدار مکھن نکالنے میں استعمال کی جاتی ہے۔ لیکن مکھن اور مسکہ کو خلط ملط نہیں کرنا چاہئے جو مسکہ دیسی طریقوں سے گھی نکالنے کے لئے بنایا جاتا ہے اور جس کے بنانے میں ملک میں دودھ کی فراہمی کی بہت بھاری مقدار یعنی کوئی ۷۰ فیصدی حصہ استعمال ہو جاتا ہے اور مکھن جدید طریقوں سے بنایا جاتا ہے۔

مکھن کی جانچ پڑتال کرنے کا یہ سہ روزہ نصاب مغربی پاکستان میں ڈیری کے دفتر ترقیات مسٹر ایس ظہور الکریم اور واشنگٹن سٹیٹ یونیورسٹی میں ڈیری کے فن کے ماہر ڈاکٹر ای۔ او۔ اینڈرسن کی مشترکہ رہنمائی میں منعقد ہوا تھا۔ اس کا مقصد ڈیری کا کام کرنے والے لوگوں کو مکھن کی جانچ پڑتال کرنے اور اس کی خامیوں کو دور کرنے کے آسان ترین طریقوں سے آگاہ کرنا تھا۔

مکھن کی جانچ پڑتال کرنے کا نصاب پاکستان کے لئے نیا ہے۔ یہ سلسلہ سب سے پہلے ۵۸ء میں گھوڑوں اور مویشیوں کی نمائش کے دوران شروع کیا گیا تھا۔ لیکن جانچ پڑتال کے مقابلے میں حصہ لینے والوں کی تعداد بہت کم پائی گئی تھی۔ اس مقابلے میں جانچ پڑتال کے لئے صرف پانچ نمونے پیش کئے گئے۔ یہ نمونے گھٹیا تھے اور اچھے مکھن کے معیار سے گرے ہوئے تھے۔ اس سال گھوڑوں اور مویشیوں کے میلہ کے دوران منعقدہ مقابلہ میں بہت سے نمونے داخل کئے گئے اور یہ نمونے نسبتاً بہتر قسم کے تھے۔

مکھن کے اچھے برے ہونے کی جانچ کرنے کے لئے کسی خاص قسم کی مہارت کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اس کام میں کسی شخص کو صرف یہ کرنا ہوتا ہے کہ وہ اپنی چکھنے، سونگھنے، دیکھنے اور لمس کی خداداد قوتوں سے کام لے اس سلسلہ میں کسی قسم کے کیمیائی تجزیہ کی بھی ضرورت نہیں پڑتی ہے۔

اس نصاب میں ڈیری کے کوئی بیس صنعت کاروں نے شرکت کی۔ نصاب کے دوران دو اشخاص پر مشتمل پاکستانی اور امریکی ماہرین کی جماعت نے کہ مذکورہ بالا چاروں حواس سے کس طرح بہتر طور پر کام لیا جا سکتا ہے۔ یہ بھی بتایا گیا کہ کن وجوہ سے مکھن کا مزہ اور خوشبو اچھی یا بری ہوتی ہے۔ اور کوئی شخص اسے دیکھ کر اور چھو کر بھی کس طرح یہی بات معلوم کر سکتا ہے۔ اچھا مکھن وہ ہے جو خوش ذائقہ، خوشبودار، خوشنما اور چھونے میں اچھا ہو۔

بعض بنیادی اصول ایسے ہیں جو مکھن کی جانچ پڑتال کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر مکھن کی خوشبو کو جانچتے ہوئے یہ لحاظ رکھا جاتا ہے کہ مکھن کی خوشبو دودھ اور کریم کی خوشبو سے ملتی جلتی ہو۔

ان اصولوں کی تقسیم مندرجہ ذیل طور پر کی جا سکتی ہے۔ مہک کا انجذاب۔ وہ چیزیں جو گائے کے چارہ میں شامل ہوں بگاڑ پیدا کرتی ہیں۔ کیمیائی تحللات۔ دوسری چیزوں کی شمولیت اور جراثیمی عمل۔ اس نصاب میں حصہ لینے والوں کو بتایا گیا کہ کن کن مخصوص صورتوں میں مکھن کی بو بدل جاتی ہے۔ ان مخصوص خامیوں کا باعث کریم میں مہک نہ ہونا، مشینوں کو غیر تسلی بخش طریقوں سے استعمال کرنا یا مکھن کا ذخیرہ کرنے کے حالات کا غیر اطمینان بخش ہونا ہے۔

ڈیری کی مصنوعات کی جانچ پڑتال کا مقصد یہ طے کرنا ہوتا ہے کہ مہک، مقدار، ترکیب، رنگ اور نمک وغیرہ کے لحاظ سے اس میں کیا خامی ہے۔

بغداد میں تیرہ فوجی افسروں کو گولی ماردی گئی

موصل کی بغاوت میں حصہ لینے کی سزا

بغداد ۲۱ ستمبر۔ بغداد ریڈیو کے اعلان کے مطابق کل صبح بغداد میں تیرہ فوجی افسروں اور چار شہریوں کو گولی ماردی گئی۔ فوجی افسروں میں جنرل ناظم طبقجلی اور شہریوں میں سید قزاز سابق وزیر داخلہ بھی شامل ہیں۔ جنرل ناظم طبقجلی موصل کی ناکام بغاوت کے وقت کرکوک کی فوج کے کمانڈر تھے۔

سارے فوجی افسروں پر یہ الزام عاید تھا کہ انہوں نے موصل کی بغاوت میں حصہ لیا ہے جنرل طبقجلی۔ جنرل عبدالکریم قاسم وزیراعظم عراق کے سابق ساتھی ہیں اور وہ جولائی ۱۹۵۸ء کے انقلاب تک ایک دوسرے کے تعاون سے کام لے رہے تھے۔ ان پر ایک فوجی عدالت میں موصل کی بغاوت میں حصہ لینے کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا تھا۔ اور چند دن پیشتر عدالت کی طرف سے انہیں سزائے موت کا حکم سنایا گیا تھا

سید قزاز۔ جنرل نوری السعید کی وزارت میں وزیر داخلہ رہ چکے ہیں۔ آپ پر اس الزام میں مقدمہ چلایا گیا تھا کہ انہوں نے اپنے عہد وزارت میں سیاسی قیدیوں پر مظالم ڈھائے ہیں۔ انہیں بھی فوجی عدالت کی طرف سے سزائے موت کا حکم سنایا گیا تھا۔ بغداد ریڈیو کے اعلان کے مطابق کرنل مصطفےٰ کرنل بلال میجر عزیز احمد۔ اور کیپٹن داؤد سلیم خالق بھی ان لوگوں میں شامل تھے جنہیں گولی سے اڑادیا گیا ہے۔ سابق وزیر داخلہ قزاز کے ساتھ جن لوگوں کو گولی ماری گئی ہے ان پہ قوم سے غداری کرنے کے علاوہ یہ الزام بھی عاید تھا کہ وہ جرائم پیشہ تھے۔ ان کے نام بہجت النیام۔ عبدالجبار غنی۔ اور عبدالجبار ایوب ہیں۔ عبدالجبار غنی سابق گورنر تھے۔ النیام بھی وزارت داخلہ کے افسر تھے۔ انہیں سیاسی قیدیوں کو مظالم ڈھانے کے الزام میں سزائے موت کا حکم سنایا گیا تھا۔ عبدالجبار ایوب کو اور ایبل کو اسی الزام میں موت کی سزا کا حکم دیا گیا تھا کہ انہوں نے سنٹرل جیل

بغداد میں قیدیوں کا قتل عام کیا ہے۔

رائٹر کی اطلاع کے مطابق کل بغداد میں بہت سے فوجی افسروں اور شہریوں کو گولی مار کر ہلاک کردیا گیا۔ لیکن ان کی تعداد ظاہر نہیں کی گئی۔

اُخروی زندگی (بقیہ صفحہ ۵)

اور وہ حلاوت ایمانی کا شہد جو دنیا میں روحانی طور پر عارف کے منہ میں جاتا تھا وہ بہشت میں محسوس اور نمایاں نہروں کی طرح دکھائی دے گا۔ اور ہر ایک بہشتی اپنی نہروں اور اپنے باغوں کے ساتھ اپنی روحانی حالت کا اندازہ برہنہ کرکے دکھلادے گا۔ اور خدا بھی اس دن بہشتیوں کے لئے حجابوں سے باہر آجائے گا۔ غرض روحانی حالتیں مخفی نہیں رہیں گی۔ بلکہ جسمانی طور پر نظر آئیں گی۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۹۶)

بھارتی کمیونسٹ لیڈر ماسکو میں

نئی دہلی ۲۱ ستمبر۔ بھارتی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی عاملہ کا اجلاس آج سے کلکتہ میں شروع ہورہا ہے۔ توقع ہے کہ پارٹی بھارت اور چین کے سرحدی تنازعہ کے متعلق کوئی واضح بیان جاری کرے گی۔ عاملہ کے اجلاس میں کیرالا کے لئے کمیونسٹ پارٹی کا انتخابی پروگرام بھی مرتب کیا جائے گا۔

کمیونسٹ پارٹی کے جنرل سیکرٹری مسٹر گھوش حال ہی میں ماسکو گئے ہیں۔ یہاں باخبر حلقوں کے بعض سیاسی لیڈروں کا خیال ہے کہ مسٹر گھوش بھارت اور کمیونسٹ چین کی سرحدی جھڑپوں کے سلسلہ میں ماسکو گئے ہیں اور امریکہ سے مسٹر خروشیف کی واپسی تک وہیں رہیں گے مسٹر خروشیف امریکہ سے واپسی کے بعد کمیونسٹ چین جانے والے ہیں۔ نئی دہلی میں سفارتی حلقوں کو توقع ہے کہ مسٹر گھوش میکموہن لائن کے بارے میں روسی لیڈروں کو بھارتی کمیونسٹ پارٹی حکومت ہند اور پنڈت نہرو کے موقف سے آگاہ کریں گے۔

درخواست دعا

کمانڈر آغا عبداللطیف صاحب زرعی کالج لائلپور تعلیمی دورہ پہ امریکہ روانہ ہورہے ہیں۔ صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام و احباب جماعت سے ان کی کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبداللطیف خان۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ)

جسمانی تربیت کا پروگرام وسیع پیمانہ پر شروع کرنے کی ضرورت

پاکستان اولمپک ایسوسی ایشن کے اجلاس میں جنرل اعظم خاں کی تقریر

لاہور ۱۲ ستمبر۔ وزیر بحالیات جنرل محمد اعظم خاں نے پاکستان اولمپک ایسوسی ایشن کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے نوجوانوں میں جسمانی تربیت کا پروگرام بڑے وسیع پیمانہ پر شروع کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ ایسوسی ایشن کے صدر کی حیثیت سے تقریر کرتے ہوئے وزیر بحالیات نے کل کہا کہ اجتماعی ترقی کی سب سکیموں میں نوجوانوں کے لئے کھیلوں کی سہولتوں کو بھی شامل کرنا چاہیئے۔

قومی ترقی کے پروگرام میں جسمانی تربیت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے وزیر بحالیات نے کہا۔ جسمانی تربیت بھی اتنی ہی اہم ہے جتنی اہمیت ذہنی تربیت کو حاصل ہے۔ لہٰذا مجھے توقع ہے کہ تعلیمی ادارے اور حکام کھیلوں اور جسمانی تربیت کی دوسری سرگرمیوں پر زیادہ توجہ مبذول کریں گے۔ تعلیمی اداروں کے سربراہوں اور ان کے سپورٹس افسروں کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے اداروں میں کھیلوں کے فروغ کے مربوط منصوبے تیار کریں۔

لیفٹیننٹ جنرل اعظم خاں نے کہا "اولمپک ایسوسی ایشن کو چاہیئے کہ وہ اتھلیٹوں اور اتھلیٹک انسٹرکٹروں کے لئے کوچنگ کی موثر سکیم تیار کرے۔ ایسوسی ایشن کو پاکستان کے مختلف حصوں میں کوچنگ کے مراکز قائم کرنے چاہئیں مجھے توقع ہے کہ حکومت ایسے منصوبوں کے لئے ضرور امداد دے گی۔

نیپال اور چین میں نیا معاہدہ

نئی دہلی ۲۱ ستمبر: نیپال کے وزیراعظم مسٹر بی پی کوئرالا نے بتایا ہے کہ حکومت نیپال چین سے نیا معاہدہ کرنے کے مسئلہ پر غور کررہی ہے نئے معاہدہ کے لئے گفت و شنید کے دوران چین سے پرانا معاہدہ بھی زیر غور آئیگا۔

مسٹر کوئرالا نے کہا "مجھے علم نہیں کہ چین کے نقشوں میں نیپال کے بعض حصوں کو بھی دکھایا گیا ہے۔

مکرم بابا غلام محمد صاحب خادم مسجد گول بازار ربوہ تحریر فرماتے ہیں

تقریباً ۵ سال سے میرا جگر۔ تلی اور تلی خراب ہو چکے تھے۔ چنانچہ آنکھیں زرد۔ رنگ زرد۔ قبض دائمی اور اعصاب بہت کمزور ہو چکے تھے اور اب دس سال سے تو ساون۔ بھادوں کے مہینوں میں چہرہ ہاتھ اور پاؤں سوج بھی جاتے تھے۔ علاج کرواتا رہا لیکن بے سود۔ آخر جون ۱۹۵۹ء سے دواخانہ رحمت ربوہ کی کالی دوا استعمال کی گئی۔ جس سے اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور اب کسی قسم کی شکایت باقی نہیں رہی۔

کالی دوا میں فولاد کو ایک خاص طریق سے جذب کیا جاتا ہے۔ یہ دوا جگر۔ تلی اور تلی کی تمام امراض مثلاً یرقان۔ نیا یا پرانا۔ ضعف جگر (ہیبس) خواہ چالیس سال کیوں نہ ہو اعصابی درد۔ چہرہ کی چھائیاں۔ تلووں کا جلن۔ گرمی دائمی قبض۔ بھوک نہ لگنا۔ جوش خون۔ تپ تلی وغیرہ وغیرہ کا بفضل تعالیٰ سنٹ پرسنٹ کامیاب علاج ہے۔ علاوہ ازیں معدہ و امعاء کو بھی مضبوط بناتی ہے۔

قیمت ۱۲ خوراک -/۳ روپے علاوہ محصولڈاک و پیکنگ

مینجر دواخانہ رحمت ربوہ

قبر کے عذاب سے

بچو!

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی ربوہ

براستہ لاہور	۵-۱۵	۲-۱۵	۹-۳۰	۱/-	شام ۴-۰	۷-۰	گاڑی بار
سرگودھا ابوغالب		۱۲-۲	۲-۲	۶-۱۵	۹-۱۵	۱۱-۱۵	اڈا